تکافل ۔ ایک مختصر تعارف

پاک قطر

FAMILY TAKAFUL

پاک قطر فیملی تکافل لمیٹڈ

تعاون بہتری کے لئے

www.pakqatar.com.pk

مختلف تکافل منصوبوں اور معلومات کیلئے رابطہ:

ہیڈ آفس (پاک قطر فیملی تکافل)

102,105 بزنس آرکیڈ، بلاک 6، P.E.C.H.S شارع فیصل کراچی 75400۔
UAN #: 111-TAKAFUL(825238)
فون: 56-4311747(021)، فیکس: 4386451 (021)

برانچ نیٹ ورک

کراچی
سیکنڈ فلور، B,8 سروے اسٹریٹ نمبر 35-P/1
سینٹرل کمرشل ایریا، بلاک 8&7 شہید ملت،
K.C.H.S ۔
فون: 87-4302984 (021)

لاہور
21 فیض روڈ، اولڈ مسلم ٹاؤن۔
UAN #: 111-TAKAFUL(825238)
فون: 07-5912801 (042)
فیکس: 5912817 (042)

اسلام آباد
E-104 فورتھ فلور، چناب سینٹر، بلو ایریا، جناح ایونیو۔
UAN #: 111-TAKAFUL(825238)
فون: 051-2804133.40،
فیکس: 2804160(051)

پشاور
آفس # 406-410 فورتھ فلور، سٹی ٹاورز،
بلاک سی۔ پلاٹ: 18/E، یونیورسٹی روڈ۔
UAN #: 111-TAKAFUL(825238)
فون: 091-5703675-80
فیکس: 5701960 (091)

کوئٹہ
فرسٹ فلور، تاج سینٹر، پلاٹ نمبر 652
نزد منان چوک، ایم اے جناح روڈ۔
فون: 2009647 (081)

حیدرآباد
معرفت لاروش گیسٹ ہاؤس عقب سٹی بینک، آٹو بھان روڈ،
لطیف آباد۔ فون: 2924450 (022)
0300-3060604

فیصل آباد
تھرڈ فلور، فیصل سینٹر، شارع فیصل، چینن ون روڈ،
پیپلز کالونی نمبر1۔
UAN #: 111-TAKAFUL(825238)
فون: 73-8556768 (041)

کوٹلی (آزاد کشمیر)
سیکنڈ فلور، نیو البرکت پلازہ،
حافظ اسلم روڈ، شہید چوک۔
فون: 22-48120 (058660)

گجرات
فرسٹ فلور، طارق پلازہ، متصل بندھن میرج ہال،
رحمان شہید روڈ۔
فون: 52-3532451 (053)

ملتان
فرسٹ فلور، الرزاق پلازا، بالمقابل سول ہسپتال،
ابدالی روڈ، ملتان،
فون: 4005265 (061)

ویب سائٹ ملاحظہ فرمائیں: www.pakqatar.com.pk
ای میل: familytakaful@pakqatar.com.pk

تکافل - ایک مختصر تعارف

FAMILY TAKAFUL

پاک قطر فیملی تکافل لمیٹڈ

تکافل ......ایک مختصر تعارف

انسان کی زندگی اور اس کے اثاثہ جات چونکہ ہر وقت خطرات سے دوچار رہتے ہیں اس لئے ہر دور میں اس بات کی ضرورت سمجھی گئی کہ زندگی میں پیش آنے والے ان ممکنہ خطرات سے کیسے نبرد آزما ہوا جائے، اگر کوئی حادثہ پیش آجائے جس کے نتیجے میں موت یا معذوری لاحق ہوجائے، مکان میں آگ لگ جائے، جہاز پانی میں ڈوب کر غرق ہوجائے تو زندگی کے سارے کام دھرے کے دھرے رہ جائیں۔ان خطرات سے نبٹنے کے لئے مختلف ادوار میں مختلف طور طریقے رائج ہوئے جس میں ایک طریقہ عام روایتی انشورنس کا ہے کہ جس میں کچھ رقم (پریمیم) کے بدلے ان ممکنہ خطرات کو ٹرانسفر کیا جاتا ہے۔روایتی انشورنس نے رسک کو کم یا ختم تو کرلیا لیکن بنیادی طور پر اس میں غیر شرعی طریقہ کار اور خرابیوں (سود، قمار اور غرر) کی بناء فقہاءِ کرام نے ہر دور میں اس طریقہ کار کی مخالفت کی اور اس کا حصہ بننے سے منع فرمایا۔

رسک شریعت کی نظر میں:

رسک مینیج کرنا اور مالی اثرات کو ختم یا کم کرنے کا تصور نیا نہیں، شریعت نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے، اگر جائز طریقہ کار کے مطابق رسک کو مینیج کیا جائے تو یہ اسلام کے خلاف نہیں، چنانچہ اسلام میں بھی رسک مینجمنٹ کی مثالیں پائی جاتی ہیں، مثلاً:

❂ **ضمان خطر الطریق:** یعنی ایک شخص دوسرے شخص کو اس بات کی ضمانت دے کہ فلاں راستہ محفوظ ہے، اس راستہ کو اختیار کرو۔ اگر کوئی مالی نقصان ہوا تو میں ذمہ دار ہوں۔تو یہاں رسک ٹرانسفر ہوگیا۔ بشرطیکہ بغیر کسی فیس کے ہو۔

❂ **ضمان الدرک:** یعنی کوئی شخص ایک چیز خریدتے ہوئے ڈر رہا ہے، تو دوسرا آدمی اطمینان دلائے کہ خرید لو، اگر کوئی مسئلہ ہوا تو میں ذمہ دار ہوں۔ البتہ نقصان کی صورت میں خریدار کو اس بات کا اختیار ہے کہ یا تو فروخت کنندہ سے اصل قیمت وصول کرلے یا پھر ضامن سے وصول کرے۔

❂ **عاقلہ:** یعنی اگر کوئی شخص قتل کردے، جس کے نتیجے میں دیت واجب ہوجائے، تو بعض صورتوں میں دیت قاتل ادا نہیں کرتا بلکہ اس کی برادری پر واجب ہوتی ہے، اس کو عاقلہ کہتے ہیں۔اس مثال میں رسک تمام برادری والوں پر تقسیم ہو رہا ہے۔

❂ **عقد موالات:** یعنی کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے اور اس کے ساتھ یا کسی تیسرے شخص کے ساتھ یہ عقد کرے کہ میرے مرنے کے بعد میری میراث تمہاری ہے اور اگر میں نے کوئی جرم کیا تو اس کا ضمان تم پر لازم ہوگا۔

رسک مینجمنٹ کی یہ مثالیں شرعاً جائز اور محض امداد باہمی اور تعاون پر دلالت کرتی ہیں۔

موجودہ دور میں خصوصاً رسک مینیج کرنا ایک اہم ضرورت بن گیا ہے، اسی بناء پر فقہاءِ امت نے پہلے سے موجود نظام (تکافل) میں غور وخوض کے بعد اس کو روایتی انشورنس کے متبادل کے طور پر بھی استعمال کیا کہ جس میں وہ شرعی خرابیاں جو روایتی انشورنس میں پائی جاتی ہیں ختم ہو گئیں۔

تکافل کا مفہوم

''تکافل'' عربی زبان کا لفظ ہے جو ''کفالت'' سے نکلا ہے، اور کفالت ضمانت اور دیکھ بھال کو کہتے ہیں، جب یہ بابِ تفاعل میں گیا، تو اس میں شرکت کے معنی آ گئے، لہٰذا اب تکافل کے معنی ہوئے ''باہم ایک دوسرے کا ضامن بننا'' یا ''باہم ایک دوسرے کی دیکھ بھال کرنا''۔

تکافل کی بنیاد بھائی چارہ، امدادِ باہمی اور تبرع کے نظریہ پر ہے، جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہے۔ دورِ جدید میں تکافل کو روایتی انشورنس کے متبادل اسلامی نظام کے طور پر بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس نظام میں تمام شرکاء باہم رسک شیئر کرتے ہیں۔ اور اس طرح شرکاء باہمی امداد و بھائی چارہ کے اس طریقہ سے مقررہ اصول وضوابط کے تحت ممکنہ مالی اثرات سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ روایتی انشورنس کے مقابلہ میں تکافل کا نظام ایک ''عَقدِ تبرُّع'' ہے کہ جس میں شرکاء آپس میں ان خطرات کو تقسیم کرتے ہیں، تکافل نظام کے عقدِ تبرع کے نتیجے میں بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی قسم کا سود کا عنصر موجود نہیں۔

ہمارے معاشرے میں بھی تکافل کے مفہوم کی بہت سی صورتیں رائج ہیں، مثلاً مشترکہ خاندانی نظام جسے جوائنٹ فیملی سسٹم کہتے ہیں، یا جیسا کہ کوآپریٹو سوسائٹیز ہیں، ان طریقوں سے بھی ارکان / ممبرز رسک اور مالی خطرات کو آپس میں تقسیم کرتے ہیں، اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کے اصول کے مطابق مدد کرتے ہیں، اور ایک دوسرے کو مالی اثرات سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی طریقہ روایتی انشورنس کے متبادل نظام تکافل میں اختیار کیا گیا ہے۔

تکافل اور توکل:

بعض لوگوں کے نزدیک انشورنس یا تکافل اسلام کے تصورِ توکل کے خلاف ہے۔ یہ خیال غلط فہمی پر مبنی ہے جو کہ درست نہیں، کیونکہ توکل کے معنی ترکِ اسباب کے نہیں، بلکہ اسباب کو اختیار کرتے ہوئے اس کے نتائج کو اللہ کے حوالے کرنے کا نام توکل ہے، لہٰذا اسباب کو اختیار کرو، اور اس کے نتائج وثمرات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو، یہ توکل ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص (بدوی) نے اونٹ کو باندھے بغیر چھوڑا، اور اس کو توکل سمجھا، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس کو تنبیہ فرمائی کہ:

"قال رجل: یا رسول اللہ اعقلها واتوکل او اطلقها واتوکل قال: اعقلها وتوکل (ترمذی شریف / ۲۴۴۱)

’’ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! میں اپنے اونٹ کو باندھ کر اللہ پر توکل کروں یا اس کو چھوڑ دوں پھر اللہ پر توکل کروں؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ایسا نہیں کرو، بلکہ پہلے اونٹ کو باندھو، اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو‘‘۔

یہ واقعہ جامع ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں موجود ہے۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام نے اسباب اختیار فرمائے ہیں، بیماری میں علاج اختیار فرمایا ہے جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ:

عن أسامة بن شريك قال: قالوا يارسول الله أفنتداوى؟ قال: نعم يا عباد الله! تداووا فان الله لم يضع داءً الا وضع له شفاءً غير داء واحد الهرمُ۔(مشكوة ٢ /٣٨٨، رواه احمد والترمذى وأبوداؤد)

ترجمہ......حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ: اے اللہ کے رسول! (جب ہم بیمار ہوں تو) کیا ہم علاج کروائیں؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندوں! ہاں، علاج کرواؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کے علاوہ تمام بیماریوں کا علاج پیدا کیا ہے۔ (مشکوۃ ۳۸۸/۲، رواہ احمد والترمذی وأبوداود)

نیز اپنی اولاد اور ورثاء کے لئے اپنے بعد کچھ مال وغیرہ چھوڑنا تا کہ وہ تمہارے بعد دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں، اور ذلیل نہ ہوں، اس کو شریعت نے افضل قرار دیا ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں آتا کہ:

”انك أن تذر ورثتك أغنياء خير من أن تذرهم عالة يتكففون الناس“ (بخارى ٣٨٣/١)

ترجمہ.....آپ اپنی اولاد کو مالدار چھوڑیں، یہ زیادہ بہتر ہے اس سے کہ آپ انہیں فقر و فاقہ کی حالت میں چھوڑیں اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ (بخاری ۳۸۳/۱)

تکافل کا طریقہ کار

سب سے پہلے تکافل نظام میں کمپنی کے شیئر ہولڈرز کچھ رقم با قاعدہ وقف کرتے ہیں، اس رقم سے ایک وقف پول قائم کیا جاتا ہے، ان شیئر ہولڈرز کی حیثیت واقف کی ہوتی ہے، وقف فنڈ کی ملکیت وقف کنندہ سے اللہ تعالی کی طرف منتقل ہو جاتی ہے، البتہ اس وقف کے منافع سے بندے استفادہ کرتے ہیں۔ اس وقف فنڈ کو PTF کا نام دیا گیا ہے۔

فقہ کا مشہور اصول ہے کہ "شرط الواقف کنص الشارع" یعنی واقف کا وقف میں شرط لگانا صاحب شریعت کے فرمان کی مانند ہے۔

اس اصول کو مدِنظر رکھتے ہوئے واقف وقف فنڈ میں کچھ شرائط عائد کرتے ہیں، جس میں ایک شرط یہ بھی ہوتی ہے کہ جو شخص بھی اس وقف فنڈ کو عطیہ دے گا، اس وقف فنڈ سے وقف شرائط کے مطابق وہ فوائد کا مستحق ہوگا۔ وقف فنڈ سے ممبران کا تعلق محض "عقدِ تبرع" کا ہوتا ہے۔

وقف کے اندر چونکہ اس بات کی گنجائش ہے کہ وہ کسی مخصوص طبقے یا افراد کیلئے ہو، مثلاً کوئی شخص اپنے باغ کو اس شرط کے ساتھ وقف کرے کہ اس کا پھل صرف فلاں شخص کو یا میری اولاد کو دیا جائے یا میری زندگی میں مجھے ملتا رہے، وغیرہ تو یہ شرائط لگانا نا صرف جائز بلکہ مندرجہ بالا اصول کی روشنی میں ان کی پابندی بھی لازمی ہے۔ اسی طرح تکافل سسٹم میں وقف کرنے والا وقف کے مصالح کے پیش نظر وقف کے دائرہ کو مخصوص افراد تک محدود اور وقف فنڈ سے استفادہ کرنے کی مخصوص شرائط مقرر کر سکتا ہے۔

لوگ اس فنڈ کی رکنیت حاصل کرنے کے بعد با قاعدہ اس فنڈ کو بطور تبرع ایک خاص مقدار میں حسب شرائط وقف نامہ عطیات دیتے ہیں، اور جن شرکاء کو بھی کوئی نقصان پہنچے تو وہ وقف فنڈ سے فوائد کے حصول کے مستحق ہوتے ہیں۔ جو عطیات اس فنڈ میں آتے ہیں، وہ محض تبرعات ہوتے ہیں، بذاتِ خود وقف نہیں ہوتے بلکہ مملوکِ وقف ہوتے ہیں جیسے کہ کسی بھی وقف میں دیا گیا چندہ وقف نہیں ہوتا، بلکہ مملوکِ وقف ہوتا ہے۔ یہ عطیات چونکہ شرکاء کی ملکیت سے خارج ہوتے ہیں، اسی لئے ان پر نہ زکوۃ واجب ہوتی ہے اور نہ ان میں میراث کے احکام جاری ہوتے ہیں اور نہ اس کی بنیاد پر وہ (سرپلس) کے مستحق ہوتے ہیں، بلکہ یہ تبرعات مکمل طور پر پول کی ملکیت میں چلے جاتے ہیں، اور وقف پول قواعد و ضوابط کے مطابق ان رقوم کو استعمال کرتا ہے۔ پھر جب ان کو نقصان پہنچتا ہے، تو پھر اس کے نتیجے میں وہ اس وقف پول سے فوائد کے حصول کے مستحق ہوتے ہیں۔

مذکورہ وقف فنڈ کو شرعی طریقہ کے مطابق کاروبار میں لگایا جاتا ہے، اور اس سے حاصل شدہ نفع کا مالک بھی وقف فنڈ ہوتا ہے۔

اس فنڈ سے شرکاء کو جو فوائد حاصل ہوتے ہیں، یہ فوائد ان کے وقف فنڈ کو دیئے گئے تبرعات کی بنیاد پر نہیں ہوتے بلکہ یہ فوائد عطاءِ مستقل ہوتے ہیں، یعنی اس لحاظ سے کہ عطیہ دینے والے بھی موقوف علیہم میں داخل ہیں۔ کیونکہ واقف نے وقف فنڈ سے استفادہ کا حق اسکو دیا ہے جو اسکی رکنیت حاصل کرے، اس لحاظ سے ہر ممبر موقوف علیہ ہوگیا۔
(موقوف علیہ: اس کو کہتے ہیں، جس پر وقف کیا گیا ہو)

تکافل نظام میں کمپنی کی حیثیت

تکافل نظام میں کمپنی کی ایک حیثیت وکیل یا مینیجر کی ہوتی ہے، کمپنی وقف فنڈ کی دیکھ بھال کیلئے ''وکالہ فیس'' وصول کرتی ہے۔ یہ فیس وقف فنڈ کے لئے دیئے گئے عطیات سے وصول کی جاتی ہے۔ نیز کمپنی وقف فنڈ میں موجود رقم کو اسلامی اصولوں کے مطابق سرمایہ کاری میں لگاتی ہے، اس حیثیت سے کمپنی چونکہ مضارب ہوتی ہے اور فنڈ ربّ المال ہوتا ہے لہٰذا کمپنی مضاربہ کے نفع میں سے متعین حصہ وصول کرتی ہے۔

وقف فنڈ کی آمدنی:

١......شرکاءِ تکافل سے وصول شدہ زرِ تعاون
٢......ری تکافل آپریٹرز سے حاصل شدہ کلیمز
٣......فنڈ کی سرمایہ کاری سے حاصل شدہ نفع
٤......پول کے فنڈ میں خسارے (Deficit) کی صورت میں وکیل سے حاصل شدہ قرضِ حسنہ
٥......اس فنڈ میں دیا جانے والا کوئی بھی عطیہ

وقف کے اخراجات:

١......شرکاءِ تکافل کے کلیمز کی ادائیگی
٢......ری تکافل کے اخراجات
٣......تکافل آپریٹر کی فیس
٤......فنڈ کی سرمایہ کاری کے نتیجے میں تکافل آپریٹر کا نفع میں حصہ
٥......سرپلس کا وہ حصہ جو ممبرز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
٦......قرضِ حسنہ کی واپسی
٧۔عطیات / خیرات کی مد میں ادا کی گئی رقم

تکافل کی اقسام

تکافل کی دو قسمیں ہیں :

١. جنرل تکافل ٢. فیملی تکافل

جنرل تکافل:

جنرل تکافل میں اثاثہ جات، یعنی جہاز، موٹر، اور مکان وغیرہ کے ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لئے تکافل کی رکنیت فراہم کی جاتی ہے۔ اگر اس اثاثہ کو جس کے لئے تکافل کی رکنیت حاصل کی گئی، کوئی حادثہ لاحق ہو جائے تو اس نقصان کی تلافی "وقف فنڈ" PTF سے کی جاتی ہے۔ کمپنی اس وقف فنڈ کو منظم کرتی ہے، اور وکالہ فیس

وصول کرتی ہے۔ نیز اس فنڈ میں موجود رقم کی انوسٹمنٹ کے لئے اس کو شرعی کاروبار میں لگاتی ہے، جس کی مختلف شرعی شکلیں اور صورتیں ہوتی ہیں، اس میں فنڈ رب المال ہوتا ہے، اور کمپنی مضارب ہوتی ہے، نفع کا خاص تناسب طے ہوتا ہے، اس تناسب سے کمپنی کو بحیثیت مضارب اپنا حصہ ملتا ہے، اور باقی نفع وقف فنڈ میں جاتا ہے، جو فنڈ کی اپنی ملکیت میں جاتا ہے۔

مجموعی صورتحال کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل جدول ملاحظہ فرمائیں:

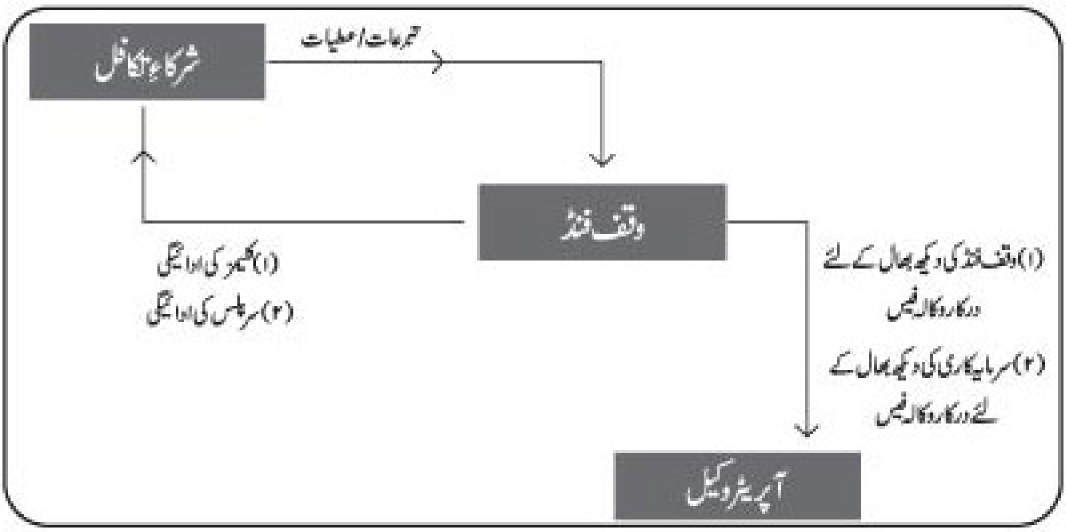

فیملی تکافل یا لائف تکافل:

فیملی تکافل میں انسانی زندگی کے ممکنہ خطرات سے نبٹنے کے لئے تکافل رکنیت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں شرکاء کو تکافل کے تحفظ کے ساتھ ساتھ حلال سرمایہ کاری کی سہولت بھی فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں ”وقف فنڈ“ کے علاوہ ایک اور فنڈ ہوتا ہے جس کا نام ”پی آئی اے (PIA)“ ہے یہ شریک تکافل کا سرمایہ کاری فنڈ ہوتا ہے۔ جبکہ جنرل تکافل میں شریک تکافل کا PIA اکاؤنٹ نہیں ہوتا۔ اس طرح کہ:

- شریک تکافل کی جانب سے دی گئی رقم پہلے اس کے PIA اکاؤنٹ میں آتی ہے، جہاں پر ان کی سرمایہ کاری اسلامک میوچل فنڈ کی طرز پر کی جاتی ہے اور اس رقم سے شرکاء کے لئے فنڈ میں یونٹس خرید لیے جاتے ہیں۔
- پھر وہاں سے کچھ حصہ یونٹس کی منسوخی کے ذریعہ وقف فنڈ PTF کے لئے نکال لیا جاتا ہے۔
- PIA میں موجود رقم شریک کی ملکیت ہوتی ہے جس پر میراث اور زکوۃ کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

- وقف پول میں آنے والی رقم محض تبرع کی بنیاد پر ہوتی ہے، اور تبرع کی بنیاد پر یہ رقم شریکِ تکافل کی عمر، صحت، پیشہ، اس کے طور طریقے اور رکنیت پلان کے مطابق مختلف ہوسکتی ہے۔
- PIA میں موجود رقم سے اخراجات نکالنے کے بعد کمپنی بطورِ وکیل اس رقم کی شریعہ بورڈ کی نگرانی میں سرمایہ کاری کرتی ہے۔
- کمپنی سرمایہ کاری کے لئے اپنی وکالہ فیس وصول کرتی ہے۔ جسکا نفع سے تعلق نہیں ہوتا، اور یہ "وکالۃ الاستثمار" کہلاتا ہے۔
- سرمایہ کاری کے نتیجے میں حاصل شدہ منافع شریک تکافل کو فراہم کیا جاتا ہے۔
- اگر شریک تکافل کی زندگی کو کبھی کوئی حادثہ لاحق ہو جائے تو وقف فنڈ سے اس کی تلافی کی جاتی ہے۔
- خلاصہ یہ ہے کہ شریک تکافل کی جانب سے ادا کردہ زرِتعاون دو مقاصد میں تقسیم ہوتا ہے، رقم کا کچھ حصہ بطورِ تبرع وقف فنڈ میں چلا جاتا ہے اور باقی ماندہ حصہ سرمایہ کاری میں لگایا جاتا ہے۔
- تکافل تحفظ کے سلسلے میں تمام کلیمز کی ادائیگی وقف پول سے کی جاتی ہے۔
- اسی طرح سال کے آخر میں کلیمز کی ادائیگی اور اخراجات منہا کرنے کے بعد شریعہ بورڈ سے منظوری لے کر سرپلس کو شرکاء کے درمیان تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
- ہر سال کے اختتام پر تمام ادائیگیوں کے بعد بچ جانے والی رقم کو سرپلس کہتے ہیں۔
- نقصان کی صورت میں تکافل آپریٹر اپنی وکالہ فیس میں کچھ اضافہ کیے بغیر "وقف فنڈ" کو قرضِ حسنہ فراہم کرتا ہے۔

مجموعی صورتحال کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل جدول ملاحظہ فرمائیں:

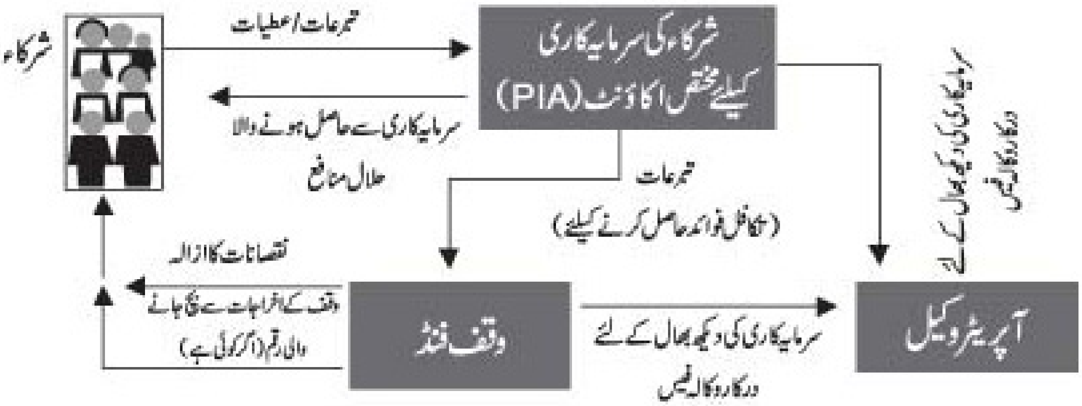

تکافل اور روایتی انشورنس میں فرق

تکافل	روایتی انشورنس
۱......تکافل محض عقدِ تبرع ہے۔	جبکہ مروجہ انشورنس عقدِ معاوضہ ہے۔، اور شرعاً دونوں کے احکام بالکل الگ الگ ہیں۔
۲......تکافل میں سرپلس میں سے ممبرز کو بھی حصہ مل سکتا ہے۔	جبکہ انشورنس میں سارا سرپلس کمپنی کا ہوتا ہے۔
۳......تکافل میں دی جانے والی رقم "وقف فنڈ" کی ملکیت میں جاتی ہے، کمپنی اس کی مالک نہیں ہوتی۔	جبکہ روایتی انشورنس میں اس رقم کی مالک کمپنی ہوتی ہے۔
۴......تکافل میں ان جمع شدہ رقوم پر حاصل شدہ نفع فنڈ میں جاتا ہے، کمپنی اس کی مالک نہیں ہوتی۔	جبکہ انشورنس میں اس نفع کا مالک بھی کمپنی ہوتی ہے۔
۵......تکافل کا اصل مقصد تعاون علی البر والتقوی ہے، کوئی کاروبار نہیں، اس لئے تکافل کے کاغذات میں ایسے الفاظ سے گریز کیا جاتا ہے جن سے عقد معاوضہ یا کاروبار کا تاثر ملتا ہو، جیسے کہ بزنس یا کنٹریکٹ وغیرہ کے الفاظ۔	جبکہ انشورنس کا اصل مقصد تجارت اور کاروبار ہے۔
۶......تکافل میں کمپنی کی حیثیت وکیل کی ہے۔	جبکہ انشورنس میں کمپنی اصیل اور مالک ہے۔
۷......تکافل نظام میں باقاعدہ شرعی بورڈ ہوتا ہے۔ شریعہ بورڈ کی نگرانی میں فنڈ کو شریعت کے مطابق جائز کاروبار میں لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ تکافل رولز ۲۰۰۵ء کی رو سے ہر کمپنی کا شریعہ بورڈ ضروری ہے، جس میں کم سے کم تین ممبرز ہوں۔	جبکہ انشورنس میں اس طرح کی کسی قسم کی کوئی نگرانی نہیں ہوتی، اور نہ ہی اس طرح کی کوئی پابندی ہے، جہاں فائدہ نظر آتا ہے، وہاں سرمایہ کاری ہوتی ہے، اس میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کاروبار شرعاً جائز اور حلال بھی ہے یا نہیں۔

لہٰذا یہ واضح ہوا کہ رویتی انشورنس عقد معاوضہ ہونے کی وجہ سے سود، قمار اور غرر سے مرکب ہے، جبکہ تکافل کی بنیاد محض تبرع ہے۔ جسمیں ربا کا تصور ہی نہیں اور غرر اگر ہے تو عقدِ تبرع میں موثر نہیں۔

قرآن وسنت میں تکافل کا تصور:

تکافل کا تصور کوئی نیا ایجاد کردہ تصور نہیں ہے، بلکہ واضح طور پر قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں یہ تصور موجود ہے، کیونکہ قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں باہمی امداد اور تعاون وتناصر کی بڑی ترغیب وارد ہوئی ہے اور یہی باہمی امداد وتبرع تکافل کی بنیاد ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری ہے:

"وتعاونوا علی البر والتقوی (المائدہ/۲)

ترجمہ......"نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو"۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ میں ارشاد ہے:

"انما المؤمنون اخوة (الحجرات/١٠)

ترجمہ...... "مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"۔

اس تعاون اور باہمی بھائی چارے کا تقاضہ یہی ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں، اور ایک دوسرے کے لئے سہارا بن جائیں، اور مصیبت میں کام آئیں، جیسا کہ بھائی آپس میں کرتے ہیں۔ یہی اسلامی تعلیمات ہیں، جن پر عمل کرنے سے دنیا میں بھائی چارے، اخوت، ہمدری اور باہمی تعاون وتناصر کی خوشگوار فضاء قائم ہوسکتی ہے۔ اور یہی نظریہ تکافل کی بنیاد ہے۔

چنانچہ تکافل اسی اصول پر مبنی ہے کہ اس میں شرکاء ایک دوسرے کی تکلیف اور پریشانی میں مدد کریں، اور برے مالی اثرات سے ایک دوسرے کو بچائیں۔

آنحضرت ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے پانچ ماہ بعد وہاں کے یہودیوں کے ساتھ ایک معاہدہ فرمایا تھا، یہ پورا معاہدہ "میثاق مدینہ" کے نام سے معروف ہے اور اس کی مختلف دفعات تاریخ اسلام اور سیرت کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔

یہ معاہدہ باہمی تعاون وتناصر پر مبنی ہے، چنانچہ اس میں ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ "ہر گروہ کو عدل وانصاف کے ساتھ اپنی جماعت کا فدیہ دینا ہوگا"، یعنی جس قبیلہ کا جو قیدی ہوگا اس قیدی کے چھڑانے کا فدیہ اسی قبیلہ کے ذمہ ہوگا۔

یہ اسلام میں باہمی امداد و بھائی چارہ کی اول ترین مثال ہے۔

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے یہ حوالے محض بطور نمونہ پیش کیئے گئے، ورنہ اس موضوع پر پوری کتاب لکھی جاسکتی ہے۔

اس کے بعد بھی اس طرح کے معاہدے مختلف خلفاءِ اسلام اپنے دورِ حکومت میں کرتے رہے، اگرچہ وہ تکافل کے نام سے نہیں تھے، لیکن تکافل کی روح ان میں موجود تھی۔ کیونکہ نظامِ تکافل کے تحت مختلف افراد ایک ممبرشپ کے تحت ایک مشترکہ پول تشکیل دیتے ہیں جس میں یہ لوگ پیسے جمع کرتے ہیں، بوقتِ ضرورت اس مشترکہ پول میں پیسے جمع کروانے والے مستفید ہوسکتے ہیں۔

لہٰذا اس نظام کے جائز ہونے بلکہ مستحسن ہونے میں کوئی شبہ نہیں، بشرطیکہ یہ اپنے صحیح اصول کے مطابق ہو، اور اخلاص کے ساتھ ہو۔

کمپنی کا ایک تعارف

پاک قطر فیملی تکافل لمیٹڈ پاکستان کی پہلی فیملی تکافل کمپنی ہے، جس کو اگست 2007 میں سیکیورٹی اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (SECP) نے تکافل لائسنس کا اجراء کیا، جس کے بعد کمپنی نے باقاعدہ اپنے کام کا آغاز کیا۔

تکافل کے شعبے میں "پاک قطر تکافل گروپ" پاکستان کا پہلا "تکافل گروپ" ہے جو "فیملی/لائف تکافل" اور "جنرل تکافل" کی خدمات فراہم کر رہا ہے۔ پاک قطر فیملی تکافل کا ادا شدہ سرمایہ 533 ملین روپے ہے جبکہ پاک قطر فیملی تکافل اور پاک قطر جنرل تکافل دونوں کا مشترکہ ادا شدہ سرمایہ 840 ملین روپے۔

پاک قطر گروپ کے اسپانسرز (Sponsors) میں مملکت قطر کے نامور اور مالی طور پر مستحکم ادارے شامل ہیں جن میں قطر اسلامک انشورنس کمپنی (QIIC)، قطر انٹرنیشنل اسلامک بینک (QIIB)، قطر اسلامک بینک (QIB)، قطر نیشنل بینک (QNB)، مصرف الریان (Masraf Al-Rayan)، اموال گروپ (Amwal Group) اور ایف ڈبلیو یو (The FWU) شامل ہیں۔ کمپنی کے تمام اُمور کی نگرانی و مشاورت شریعہ بورڈ سے کی جاتی ہے، جس کے چیئرمین مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم ہیں۔

پاک قطر فیملی تکافل ملک کے تمام بڑے شہروں میں اپنی برانچ نیٹ ورک قائم کر چکا ہے اور عنقریب دیگر شہروں میں یہ نیٹ ورک مزید وسیع ہوگا۔ (ان شاءاللہ)

پاک قطر فیملی تکافل کا مقصد یہ ہے کہ تکافل کے ذریعہ ہر شخص کو معاشی تحفظ فراہم کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کمپنی نے باصلاحیت اور خدمت کے جذبے سے سرشار افراد کا انتخاب کیا ہے، مزید برآں اپنے کسٹمرز کو بہترین کسٹمر سروسز فراہم کرنے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا ہے۔

FAMILY TAKAFUL

پاک قطر فیملی تکافل لمیٹڈ